اناجیل مروجہ الہامی نہین ہین

از نامہ نگار

مین بلند آواز سے اور دعوےٰ سے کہتا ہون کہ وہ کتاب جو خداوند تعالےٰ کی طرف سے حضرت مسیح علیہ السلام پر اوتری تہی عیسائیون کے پاس بالکل نہین ہے ورنہ اناجیل مروجہ ذیل نامون سے مشہور نہ ہوتین. جیسے انجیل متی - انجیل مرقس - انجیل لوقا - انجیل یوحنا بلکہ ہر ایک انجیل کے شروع ورق پر لکہا ہوا ہے متی کی انجیل - مرقس کی انجیل - لوقا کی انجیل اور یہان تک کہ ہر ایک کتاب کے صفحہ صفحہ پر ہر ایک مصنف کا نام بہی درج ہے اور نیز ہر ایک مصنف نے بہی اُن مین صاف صاف لکہہ دیا ہوا ہے کہ یہہ کتاب مینے لکہی ہے پس مین ہر ایک انجیل سے اصل عبارت نقل کرتا ہون غور سے پڑہین -

(۱) دیکہو انجیل لوقا باب ۱ آیت ۱ تا ۴ - چونکہ بہتیون نے کمر باندہی کہ اُن کامون کو جو فے الواقع ہمارے درمیان انجام ہوے بیان کرین جس طرح سے انہون نے جو شروع سے خود دیکہنے والے اور کلام کی خدمت کرنے والے ہین ہم سے روایت کی مینے بہی مناسب جانا کہ سب کچہہ سرے سے صحیح طور پر دریافت کرکے تیری لئے اے بزرگ تہیوفلس بہ ترتیب لکہون تاکہ اُن باتون کی حقیقت کو جنکی تو نے تعلیم پائی جانے -

(۲) اور دیکہو انجیل یوحنا باب ۲۰ آیت ۳۰ و ۳۱ بہت اور معجزے جو اس کتاب مین لکہے نہین گئے یسوع نے اپنے شاگردون کے سامنے دکہائے - لیکن یہہ لکہے گئے تاکہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے اور تاکہ تم ایمان لاکے اُسکے نام سے زندگی پاؤ -

اور دیکہو انجیل یوحنا باب ۲۱ آیت ۲۴ و ۲۵ - یہہ وہ شاگرد ہے جس نے ان کامون کی گواہی دی اور ان باتون کو لکہا اور ہم کو یقین ہے کہ اُسکی گواہی حق ہے - پر اور بہت سے کام ہین جو یسوع مسیح نے کئے اور اگر وہ جدا جدا لکہے جاتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین جو لکہی جاتین دنیا مین نہ سما سکتین -

اور دیکہو اعمال باب ۱ آیت ۱ و ۲ - اے تہیوفلس وہ پہلی کیفیت مینے تصنیف کی اُن سب

باتون کی جو یسوع شروع سے کرتا اور سکہاتا رہا - اُسدن تک کہ وہ اپنے رسولون کو جنہین اُسنے چنا تہا روح القدس سے حکم دیکر اوپر اٹہایا گیا ف - مجہے ان پادری صاحبان کی حالت پر نہایت افسوس ہے جو ہاتہہ مین اناجیل مروجہ پکڑ کر عام لوگون کے سامنے بلند آواز سے یہہ کہتے ہین کہ اے لوگو سنو ہماری ہاتہہ مین اناجیل مقدس ہین جو خداوند تعالےٰ کی الہامی کتابین ہین حالانکہ وہ بخوبی جانتے ہین کہ جو کتابین ہمارے ہاتہہ مین ہین وہ یہہ دعوےٰ ہرگز نہین کرتین کہ ہم الہامی ہین اور نہ اُن کے مصنفون نے اُنہین الہامی کہا ہے اور نہ وہ خود ملہم ہونے کے مدعی ہوئے ہین بیشک پادری صاحبان مثل مشہور کے مصداق ہو رہے ہین سے

پیران نمے پرند و مریدان ہمی پرانند

جو کچہہ مینے اناجیل مروجہ سے اپنے دعوی کے ثبوت مین پیش کیا ہے طالبان حق کی تسلی اور تشفی کے واسطے کافی اور شافی ہے - اور طالبان دنیا کو تحقیق حق سے کچہہ مطلب نہین ہوتا - ایمان جائے تو جائے مگر دنیا کے عیش کو نہین چہوڑتے افسوس اور صد حیف ہے ایسے لوگون کی حالت پر جو دیدہ دانستہ چند روزہ عیش کے واسطے مذہب حق سے کنارہ کش ہین اور وہ مذہب حق کیا ہے اسلام ہی ہے جس کی کتاب الہامی ہونیکا ثبوت خود اپنے اندر ہی رکہتی ہے اور پکار پکار کر کہتی ہے کہ مین خدا کی کتاب ہون - اور اگر جن اور آدمی جمع ہو جاوین تو میری مثل نہین لاسکتے - اس اسلامی کتاب کا نام ہے قرآن مجید اور فرقان حمید -

دیکہو سورۃ یونس رکوع ۴ - وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ ترجمہ: - اور نہین یہ قرآن کہ باندہ لیا جاوے سوائے اللہ کے ولیکن سچا کرنیوالا ہے اُس چیز کا کہ آگے اُسکے ہے اور تفصیل کرنے والا ہے کتاب کی نہین شک کچہہ اُسکے پروردگار عالمون کی طرف سے ہے - کیا یہہ کہتے ہین کہ باندہ لیا ہے اُسکو کہہ پس لے آؤ ایک سورۃ مانند اُسکے اور بلاؤ جسکو سکو سوائے اللہ کے اگر ہو تم سچے -

اور دیکھو پ۲۳ سورۃ زمر - تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ط ترجمہ اوتارا ہے کتاب کا اللہ جو زبردست ہے حکمت والا۔ ہمنے اتارا ہے کتاب کو تیری طرف ٹھیک سو بندگی کر اللہ کی خالص اُسکے واسطے بندگی

اور دیکھو قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ط ترجمہ کہہ البتہ اگر جمع ہووین آدمی اور جن اوپر اس بات کے کہ لاوین مانند اس قرآن کے نہ لاسکینگے مانند اسکے اور اگرچہ ہووین بعضے اُنکے واسطے بعضون کے مددگار

اور دیکھو پ۱۵ سورہ بنی اسرائیل - إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ط ترجمہ۔ تحقیق یہہ قرآن راہ دکھاتا ہے طرف اس راہ کے کہ بہت سیدھا ہے اور بشارت دیتا ہے ایمان والون کو۔ وہ لوگ جو عمل کرتے ہین اچھے تحقیق واسطے اُن کے ثواب ہے بڑا۔

بیشک قرآن مجید ہے سیدھا رستہ اور اُس کی تعلیم ایسی ہے کہ جسکا مقابلہ کوئی اور کتاب ہرگز نہین کر سکتی - پ۸ سورہ انعام مین ہے دیکھو غور سے قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ترجمہ۔ کہہ آؤ پڑھون مین جو حرام کیا ہے رب تمہارے نے اوپر تمہارے یہ کہ نہ شریک لاؤ ساتھ اُسکے کسی کو (یعنے اللہ کے ساتھ) اور ساتھ ماں باپ کے احسان کرنا۔ اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس سے ہم روزی دیتے ہین تم کو اور انکو۔ اور مت نزدیک جاؤ بیحیائیون کے جو کچھ ظاہر ہے اُس مین سے اور جو کچھ چھپا ہے۔ اور مت مار ڈالو

اُس جی کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مگر ساتھ حق کے یہ بات نصیحت کرتا ہے تمکو ساتھ اُسکے تو کہ تم سمجھو۔ اور مت نزدیک جاؤ مال یتیم کے مگر ساتھ اسطرح کے کہ وہ بہت اچھی ہے یہان تک کہ پہنچے جوانی اپنی کو۔ اور پورا کرو ماپ اور تول ساتھ انصاف کے نہین تکلیف دیتے ہم کسی جی کو مگر موافق طاقت اُس کی کے۔ اور جب بات کہو پس انصاف کرو اگرچہ ہو صاحب قرابت اور ساتھ عہد اللہ کے وفا کرو یہ بات نصیحت کرتا ہے تم کو ساتھ اُسکے تو کہ تم نصیحت پکڑو۔ اور یہ کہ راہ میری سیدھی ہے پس پیروی کرو اوسکی اور مت پیروی کرو اور راہون کی پس متفرق کر دیوینگے تم کو اُسکی راہ سے یہہ بات ہے نصیحت کرتا ہے تم کو ساتھ اسکے تو کہ تم بچو۔

پ۱۴ سورۃ نحل إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ط وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ط إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ط ترجمہ۔ تحقیق اللہ حکم کرتا ہے ساتھ عدل کے اور احسان کے اور دینے قرابت والون کے اور منع کرتا ہے بے حیائی سے اور نا معقول سے اور سرکشی سے نصیحت کرتا ہے تم کو تو کہ تم نصیحت پکڑو اور پورا کرو عہد اللہ کا جب عہد کرو تم۔ اور مت توڑو قسمون کو پیچھے مضبوطی اُنکی کے اور تحقیق کیا ہے تم نے اللہ کو اوپر اپنے ضامن تحقیق اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

اور دیکھو پ۵ سورۃ نساء وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا - ترجمہ:- اور بندگی کرو اللہ کی اور مت ملاؤ ساتھ اُسکے کسی کو اور ماں باپ سے نیکی اور قرابت والے سے اور یتیمون سے اور فقیرون سے اور ہمسایہ قریب سے اور ہمسایہ اجنبی سے اور برابر کے رفیق سے اور راہ کے مسافر سے اور ماتحتون کے ساتھ یعنے سب سے نیک سلوک کیا کرو تحقیق اللہ تعالےٰ مغرورون اور خود پسندون سے محبت نہین کیا کرتا۔ ف اس بات مین ہرگز ہرگز شک نہین ہے کہ اگر ایمانا اور انصافاً اناجیل مروجہ کی تعلیم سے قرآن مجید کی تعلیم کا مقابلہ کر کے دیکھا جاوے تو مجبوراً یہہ کہنا پڑیگا کہ کوئی کتاب قرآن مجید کا مقابلہ نہین کر سکتی - ہان پادری صاحبان کی

تشفی کے واسطے کچھ اناجیل سے بھی نیچے اصل عبارت نقل کرتا ہون تاکہ وہ قرآن کی تعلیم پر اعتراض کرنے سے پہلے اپنے گھر کا بھی سیر کرین شاید خدا سے ڈر کر حق کیطرف رجوع کرین یا قرآن کی شائستہ تعلیم پر ناحق اعتراض کرنے سے باز رہین۔

دیکھو انجیل متی باب ۱۰ آیت ۳۴ و ۳۵۔ یہہ مت سمجھو کہ مین زمین پر صلح کروانے آیا ہون صلح کرانے نہین بلکہ تلوار چلانے آیا ہون۔ کیونکہ مین آیا ہون کہ مرد کو اسکے باپ سے اور بیٹی کو مان سے اور بہو کو اسکی ساس سے جدا کرون۔

اور دیکھو انجیل لوقا باب ۱۲ آیت ۴۹ تا ۵۲۔ مین زمین پر آگ لگانے آیا ہون اور مین کیا ہی چاہتا ہون کہ لگ چکی ہوتی پر مجھے ایک بپتسمہ پانا ہے اور مین کیسا تنگ ہون جب تک کہ پورا نہو تم گمان کرتے ہو کہ مین زمین پر میل کرانے آیا ہون؟ نہین مین تمہین کہتا ہون بلکہ جدائی

اور دیکھو انجیل یوحنا باب ۲ آیت ۱ تا ۴۔ اور تیسرے دن قانائی جلیل مین کسی کا بیاہ ہوا اور یسوع اور اسکے شاگردون کی بھی اس بیاہ مین دعوت تھی۔ اور جب مے گھٹ گئی یسوع کی مان نے اس سے کہا کہ انکے پاس مے نہ رہی۔ یسوع نے اسے کہا کہ اے عورت مجھے تجھہ سے کیا کام میرا وقت ہنوز نہین آیا۔

ف اگر در خانہ کس است یک حرف بس است یہ ہے اناجیل مقدس کی تعلیم کا حال جسپر ہے پادری صاحبان کو ناز۔

راقم بندہ اللہ دتہ مختار چک نمبر ۳ نہر گوگیرہ۔

دیانندیون کی بدزبانی

ماہ نومبر کے آریہ مسافر مین ایک مضمون نکلا تھا جسکا عنوان تھا "بغاوت اسلام کا خمیر ہے" جسکا جواب "مسلمان" بابت ماہ جون مین دیا گیا۔ آریہ مہاشہ کا دعوی تھا کہ اسلام مین بغاوت کی تعلیم ہے ثبوت مین پیش کیا تھا کہ سب سے پہلے شیطان نے بغاوت کی اس کے بعد حضرات انبیا کی قومون نے بغاوت کی وغیرہ اسکا جواب دیا گیا تھا کہ ان سب کی بغاوت کو تعلیم اسلام سے کوئی تعلق نہین۔ اسلام مین بغاوت کا ثبوت جب ہو کہ اسلام کی کتاب مین

لکھا ہو کہ تم بغاوت کیا کرو۔ ان لوگون نے اگر بغاوت کی تو اسلام کی مخالفت مین کی نہ کہ موافقت مین۔ ایسے معقول اور صحیح جواب کو سنکر بقول ؎ معشوق ہی وہ کیا ہے جو روٹھے خفا نہو۔ آریہ جی کیا چپ خاموش ہوتے چنانچہ آریہ مسافر نے پھر اسکا جواب لکھا جو درج ذیل ہے۔ آپ لکھتے ہین:۔

بغاوت اسلام کا خمیر ہے اس عنوان کا ایک مضمون ہم نے آریہ مسافر نومبر ۱۹۰۷ء مین تحریر کیا تھا۔ جس مین بدلائل قاطع اس امر کو ثابت کر دیا تھا۔ کہ فی الواقع بغاوت اہل اسلام کی گھٹی مین پڑی ہے اب ایک مدت کے بعد ہمعصر مسلمان امرتسری نے اپنے رسالہ جون ۱۹۰۸ء مین اسکی تردید مین کچھہ خامہ فرسائی کی ہے۔ اور زبان درازی سے کام لیا ہے جس سے مجبور ہو کر انکی خدمت گذاری کرنی پڑی معترض صاحب بگوش ہوش سنین ؎ اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی۔

شیطان ایک بڑا فاضل جید عالم متبحر لوذعی المعی تھا جسکا خطاب تھا معلم الملکوت یعنی فرشتونکا استاد جبرئیل۔ میکائیل۔ عزرائیل وغیرہ سب ملائکہ اسکے شاگردان رشید تھے اور ابلیس کو مولنا بالفضل اولنا کہتے تھے اسپر علماء اسلام کا اتفاق ہے۔ ہرکہ شک آورد بود کافر۔ اب ہم معترض سے پوچھتے ہین۔ کہ شیطان کس علم کا عالم و فاضل تھا آیا ہندؤن کے علم کا یا یہودیون پارسیون بدھ مذہب والون کے علوم کا اور کیا وہ انکو کرکٹ میچ سکھاتا تھا یا فٹ بال یا قومی قواعد کی تعلیم دیا کرتا تھا۔ آخر وہ کس بات کا معلم تھا۔ اسموقعہ پر معترض کو لامحالہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ علوم متعلقہ اسلام کا معلم تھا۔ علم لدنی وغیرہ کچھہ ہی کیون نہ ہون اس سے بحث نہین۔ مگر اس مین شک نہین کہ علوم متعلقہ اسلام ضرور تھے پس خدا سے شیطان کی بغاوت فی الحقیقت اسلامی تعلیم کی برکت تھی۔ بغیر اس کے تسلیم کئے معترض کو کوئی چارہ نہین۔ پھر وہ کس طرح لکھتا ہے کہ شیطان کی بغاوت کو اسلام سے کوئی تعلق نہین قرآن مین خود خدائے محمدیہ نے کی بغاوت کی تعلیم علانیہ طور پر کی ہے۔ چنانچہ سورہ نسائ

ؔ تف ایسی تحقیق پر جو اڑتی اڑاتی باتون پر مبنی ہو۔ مہاشہ جی کہتے ہوئے کچھہ شرم تو کیا کرو۔ (مسلمان)

مین صاف حکم ہی۔ یَا اَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔ یعنی اے مومنو اطاعت کرو حکم خدا و رسول کی اور اون کی جو تم مین سے بادشاہ یا حاکم ہون۔ منکم کی ضمیر مومنین کیطرف راجع ہی۔ اس سے بخوبی ثابت ہے کہ مسلمانون کے سوائے مسلمان بادشاہون کے کسی دوسری قوم کفار وغیرہ کے سلاطین کی اطاعت ہرگز کرنی نہین چاہئے۔ اگر منکم کے لفظ سے عوام الناس مراد لی جائے تو غلط در غلط عذر بدتر از گناہ ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو بجائے آمنو کے الناس کا لفظ ہوتا جس سے عام انسان مقصود ہوتے۔ اس تاویل کو حصول منشاء قرآن سے وہی نسبت ہے جو بیت الحرام کو طوائفون کے چکلہ سے۔ آدم سے لیکر محمد صاحب تک جسقدر انبیا مشہور ہین انکا تعلق محمدی لوگ خاص اسلام سے ظاہر کرتے ہین۔ آدم نے صریحاً عدول حکمی خدا کی جو باوجود ممانعت کے گیہون کھالیا۔ یہ سرکشی بغاوت نہین تو کیا ہے۔ کیا (ع) کے سر پر سینگ ہوا کرتے ہین۔ پس جس طرح کہ آدم ابو الاباء انبیاء اسلام تہا اُسی طرح باغیونکا بہی وہی مورث اعلے تہا جسکی نسل مین محمدی لوگ ہین۔ پہر بہلا وہ کیونکر نہ باغی ہون انکو ہونا چاہئے ؎ میراث پدر خواہی علم پدر آموز۔

کیا یہ بہی جہوٹ ہے کہ خلفاء ثلاثہ کے قاتلین مسلمان نہ تہی۔ وہ کافر نہ تہے مشرک نہ تہے مرتد نہ تہی کلمہ گو مسلمان تہے۔ کوئی مسلمان اس سے منکر نہین ہوسکتا۔ کہ عائشہ و علی و معاویہ کی جنگون کو اسلام سے کوئی تعلق نہ تہا۔ سوائے ایڈیٹر مسلمان کے جسکی نسبت ہم بجز اسکے کیا کہین کہ ؎ منشی گری کو آپنے بٹا لگا دیا۔ الخ آخرہ۔

جو فہرست باغیان اسلام ہمنے رسالہ نومبر مین درج کی ہی۔ افسوس ہے کہ کوئی تردید اسکی معترض نے نہین کی اور تردید وہ کر ہی کیا سکتا تہا۔ ایسا متعصب و جاہل مسلمانون مین سوائے معترض کے اور کون تہا۔ جو عائیشہ و علی و معاویہ و امام حسین کو مسلمان نہ سمجہتا+ اور ان جنگون کو اسلام سے غیر متعلق جانتا پنڈت لیکہرام جی کا قاتل ایک مسلمان اور سوامی جی کو جسنے زہر دیا وہ بہی ایک مسلمان ڈاکٹر تہا۔ کسی آریہ نے ان دونون کو زہر نہین دیا جو بغاوت کا الزام آریون پر ثابت ہوتا خلفاء

+ جہوٹے پر خدا کی لعنت ...... (مسلمان)

ثلاثہ کے قاتل مسلمان تہی۔ اور سوامی جی اور لیکہرام کے مارنے والے بہی حضرات مومنین ہی تہی۔ جنکی سرشت مین بغاوت موجود ہی۔ جن انبیاء سے اُن کی امتین باغی ہوئین وہ انبیاء کی تعلیم کے اثر سے باغی ہوئین۔ کیونکہ جملہ انبیا کا شمار باتفاق جمہور زمرہ اسلام مین ہی۔ بس اہل امت کا باغی ہونا بہی تعلیم اسلام کا نتیجہ سمجہنا چاہئے۔ نتیجہ یہ ہے کہ مراتب مندرجہ صدر کی معائنہ سے معترض کو ضرور تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ فی الواقع بغاوت اسلام کی سرشت مین داخل ہی۔ جو کسی کے مٹائے مٹ نہین سکتی۔ اصل بات یہ ہی کہ اب تک محمدی لوگ مناظرہ کے وقت ہندؤن کو دبا لیا کرتے تہی۔ مگر جب سے آریہ سماج نے میدان مناظرہ مین ہل من مبارز کا نعرہ بلند کیا ہے مخالفین کے چہکے چہوٹ گئے چوہے کا بل ڈہونڈ رہی ہین جب جواب معقول نہ بن پڑا تو گالیان دینے لگے۔ شرع محمدی مین شمشیر فولادی کے علاوہ زبانی جہاد بہی جائز رکہا گیا ہے۔ یعنی مخالفین کو گالیان دینا بمنزلہ جہاد ہے سبحان اللہ کیا مقدس مذہب ہے۔ اور کسقدر تہذیب ہے کہ دنیا کے کسی مذہب مین بہی ایسی نہوگی۔ اب تو معترض کو غالباً اس امر کا یقین ہوگیا ہوگا کہ بغاوت فی الواقع اسلام کا خمیر ہی۔ جسقدر دعوی مسلمان کا تہا باطل ہوگیا + بحث کرنیکو مسافر جب مقابل ہوگیا

جواب۔ نہایت افسوس ہی آریہ مہاشون پر کہ زبان تو انکی دس گز لمبی ہے اور قلم پندرہ گز مگر بات جب کہتی ہین بے تکا کہتے ہین خصوصاً اسلام کے متعلق تو اوہام کہائے ہوئے ہین بہیا۔ آریہ پرتی ندہی سبہا کے لئے موجب شرم ہے کہ ایسا رسالہ (آریہ مسافر) اسکا آرگن ہو نفرین ہے ایسے لوگون پر جو کسی مذہب کے اصول اور کتاب سے ناواقف ہوکر بہی محض جہالت سے اُس مذہب پر اعتراض کرین۔

مہاشہ جی! اسلام کی جڑ بنیاد **قرآن مجید** ہے اُسکو تمہارے گرو دیانند جی نے بہی مانا (دیکہو دیباچہ چودہوان باب ستیارتھ) کیا تم اس مین دکہلا سکتے ہو کہ شیطان سب فرشتونکا استاد تہا؟ مقام شرم ہے کہ مضمون تو لکہو اسلام کی تردید مین اور باتین وہ پیش کرو جو لوگون کی صرف زبانون پر ہون۔ سچے ہو اور کتون اور سورون کی جون سے

+ بیشک سب جانتے میں (مسلمان)

ڈرتے ہو تو بتلاؤ قرآن یا حدیث مین تمہارا یہ دعویٰ کہ شیطان ایسا تہا ویسا تہا کہان ثابت ہے۔ اچہا آؤ بفرض محال ہم یہ بہی مانے لیتے ہین مگر یہ تو بتلاؤ کہ کسی مذہب کا کوئی بڑا عالم اگر اُس مذہب کی تعلیم کے برخلاف عمل کرے تو اُس مذہب کی تعلیم پر اعتراض ہوگا؟ اگر ہوگا تو بتلاؤ تمہاری گوشت خور پارٹی جنکو تم کالج پارٹی کہتے ہو بقول تمہارے انکے گوشت کہانیکا قصور ویدون پر ہے؟ کہو جی کون دہرم ہی۔

علاوہ اسکے یہ بہی غلط ہے کہ شیطان علوم اسلامی کا عالم تہا۔ اگرچہ ہمارا دعویٰ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی اصلی تعلیم سب اسلام ہے مگر حضرت آدم سے پہلے تو کوئی نبی نہ تہا اسلئے صاف بات ہے کہ آدم سے اسلامی تعلیم کا وجود نہ تہا۔ شیطان جو آدم سے پہلے (بقول تمہارے) عالم تہا تو اسلامی علوم کا عالم کیونکر ہو سکتا ہے۔ البتہ یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ آریون کے اصول کے مطابق وید خوب جانتا ہوگا کیونکہ جملہ علوم کا مخزن وید ہی ہے۔ اور یہ بات قرآن سے بہی ثابت ہے اسلئے کہ قرآن مجید مین شیطان کی جو تعلیم مذکور ہے وہ بالکل آریون کی تعلیم سے ملتی جلتی ہے قرآن مجید مین شیطان کی تعلیم کا خلاصہ یہہ ہے کہ یَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ یعنی بے حیائی کا حکم دیتا ہے جسکو بعینہ دوسرے لفظون مین نیوگ سے تعبیر کرسکتے ہین۔

سماجیو! ؎ نہ تم صدمے ہمین دیتے نہ ہم فریاد یون کرتے
نہ کہلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیان ہوتین

اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ مین بیشک مسلمان بادشاہ اور اسکے نائب مراد ہین ہم مسلمان ہر وقت یا جب کبہی کسی غیر قوم کی حکومت مین رہتے ہین تو اس آیت کے مطابق نہین رہتے جو لوگ انگریزون کی اطاعت پر یہ آیت پڑہا کرتے ہین انکی غلط فہمی ہے۔ غیر قومون کی ماتحتی اور نباہ کے لئے ہم کو اور آیتون مین حکم ہے۔ غور سے سنو!

اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا

(وعدہ پورا کیا کرو بیشک عہدون سے سوال ہوگا)

چونکہ ہر ایک رعیت کا اپنے بادشاہ سے تابعداری کا وعدہ ہوتا ہے اسلئے اسکے نباہنے کا

حکم ہے۔

سماجیو! کیا اس مین تم کو شک ہے کہ غیرون کی حکومت خواہ کیسی اچہی ہو مگر اپنون جیسی آرام دہ نہین ہوتی۔ جانتے ہو یہ کس کا کلام ہے؟ آہ یہہ اوسکا کلام ہے جسکو اسکے پیرو رشی بلکہ مہرشی کہتے ہین (ستیارتہ اردو طبع اول صفحہ ۲۹۸)

جانتے ہو اس مین کیا اشارہ ہے؟ خاموشی بہتر ہے ؎

مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز
ورنہ در مجلس رندان خبری نیست کہ نیست

حضرت آدم نے بے فرمانی کی تو تعلیم کا اثر نہ تہا بلکہ مخالف تعلیم تہا۔ مہاشہ جی نہایت شرم کا مقام ہے کہ تم خود ہی کہتے ہو کہ "باوجود ممانعت کے گیہون کہا گیا" ممانعت بہی مانتے ہو پہر بہی آدم کی غلطی کو اسلام کے سر تہوپتے ہو (الف) آپ مین آپکو آپکے گہر کی بتلاؤن۔ ابتدا مین تمہارے ... گ جو جوان پیدا ہوئے تہے (ستیارتہ پرکاش صفحہ ۲۹۴) وہ بقول تمہارے کیون بندر سور بنے۔ ضرور انہون نے گناہ کئے ہون گے اور اگر انہون نے گناہ نہین کئے تہے تو یہ حیوانات کہان سے آئے۔ تو کیا یہ سب گناہون کی جڑ وید ہوئے۔ نہ؟ (چیر...)

جواب دیتے ہوئے اہنی جونون سے ڈر کر قلم اٹہاتا ہے آئندہ تمہارا اختیار۔

حضرت عائشہ۔ حضرت علی اور معاویہ بیشک مسلمان تہے مگر انکی لڑائیان غلط فہمی پر مبنی تہین نہ کچہ اور۔ سوامی دیانند اور پنڈت لیکہرام کے قاتل کو مسلمان کہنا واقعات کا خون کرنا ہے۔ لیکہرام کا قاتل ایک نو آریہ شدہ ہونے کو آیا تہا خدا معلوم پنڈت موصوف کی کونسی حرکت اسکو ناپسند آئی جس کے باعث وہ اس جرم کا مرتکب ہوا ایسا ہی سوامی کو سنکہیا دینے والا بہی خود انکا ملازم رسویہ تہا۔ لالہ رادہا کشن مہتہ سوامی دیانند کی سوانح عمری مین لکہتے ہین:۔

۲۹ ستمبر ۱۸۸۳ء کو رات کے وقت سوامی جی اپنے رسویہ (ہندو باورچی) کے ہاتہہ سے دودہ پی کر سوئے اسی رات کو شدت سے درد شکم پیدا ہوا (آخر اسی تکلیف سے چل بسے) اب کون واقعات کا جاننے والا عقل و انصاف کے خلاف فتویٰ دیگا کہ پنڈت لیکہرام اور سوامی دیانند